© rasailojaraid.com

اعدائے دین کو اندازہ لگالینا چاہیے کہ ان کے اختیار کردہ راستے انھیں کامیابی سے سرفراز نہیں کر سکتے بلکہ ان کا لشکر ہی خائب و خاسر ہے، جبکہ کامیابی صرف خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے لیے مقدر ہے۔

تین ابوب پر مشتمل اس کتاب کی ابتداء میں مختلف حضرات کی تاثراتی تحریریں ہیں۔ مقالات و نگارشات، دیارِ حبیب سے دیارِ غیر تک اور تردیدِ مرزائیت و عقیدۂ ختمِ نبوّت کے اسفار و سرگرمیوں کے عنوانات سے موسوم ابواب دراصل مولانا نذیر احمد تونسوی کے مطبوعہ مضامین ہیں، جن میں مولانا کی علمیت اور تفہیمی صلاحیتوں کو بخوبی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

کتاب حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کی یادگاری کے ساتھ ساتھ ان عالمانہ مباحث پر مشتمل ہونے کی وجہ سے تحفظ ختمِ نبوّت کے مشن سے وابستہ حضرات کے لیے ایک قابلِ قدر تحفہ ہے۔ البتہ حسنِ ترتیب کے حوالے سے ایک بات کہی جاسکتی ہے کہ فہرست میں کتاب کے ابواب کے ذیلی عنوانات کے آگے صفحات کے نمبر درج نہ ہونے سے مطلوبہ عنوان تلاش کرنے میں دقت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اشاعت میں یہ کمی دور کر لی جائے گی۔

نام کتاب: دفاع سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تحریر: حضرت مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی

مرتب: ابوسعد رضوان اللہ سیالکوٹی ضخامت: ۷۰۴ صفحات قیمت: ۷۰۰ روپے

ناشر: ابوریحان اکیڈمی، اسلام آباد، 03335272422 مبصر: صبیح ہمدانی

خال المسلمین امیر المؤمنین سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کا شمار جماعت صحابہ کہ ان چند نمایاں ترین افراد میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنی راشدانہ و عادلانہ انتظامی صلاحیتوں کے ذریعے سے اسلام کے نظامِ حکومت کے خدّ و خال مجسّم کر کے دکھائے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک طویل عرصہ تک اعلائے کلمۃ اللہ، احقاقِ حق اور دمغِ باطل کا جو مقدّس فریضہ سرانجام دیا اس کی وجہ سے دشمنانِ دینِ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ کو اپنا ہدفِ خصوصی بنالیا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعتِ صحابہ سے بغض رکھنے والے بالخصوص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسمِ گرامی سے سب سے زیادہ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اور بعینہٖ یہی وجہ ہے کہ دفاعِ صحابہ کا فریضہ ادا کرنے والے مدافعینِ اہلِ سنّت کی زبانوں پر بھی اسی عظیم المرتبت شخصیت کا ذکرِ مبارک نسبتاً زیادہ جاری رہتا ہے۔

سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی صفات کے حوالے سے اپنوں پرایوں نے کچھ ایسی دھول اڑائی ہے جس کے نتیجے میں راہِ اعتدال پر گامزن رہنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ بعض لوگ خود کو اہلِ سنّت کہتے ہیں مگر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کی خطا شماری اور تنقیص کو اپنا فرضِ منصبی سمجھتے ہیں، بعض دوسرے ہیں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کے دعوے دار ہیں مگر اس محبت کو اسی صورت میں ظاہر کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور آپ کے گرامی قدر فرزندان سیّدنا حسن وسیّدنا حسین رضی اللہ عنہما کی عظمت و تقدّس کو معاذ اللہ کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض یا رفض وسبائیت سے تاثر ہے یا پھر خارجیت و ناصبیت کا دور دورہ ہے۔ وہ راہِ اعتدال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو سلف صالحین اور اہل سنّت والجماعت کا مجموعی شیوہ رہا ہے وہ نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ کتاب اسی راہِ اعتدال کی بازیافت اور اسی کی طرف مراجعت کی دعوت پر مشتمل ایک قابل قدر کتاب ہے۔

زیرِ نظر کتاب محقق اہلِ سنّت حضرت مولانا ابو ریحان عبدالغفور سیالکوٹی مرحوم ومغفور کے رشحات قلم کا مجموعہ ہے جسے ان کے فرزند ابو سعد رضوان اللہ سیالکوٹی نے ترتیب دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مولانا ابو ریحان رحمہ اللہ تعالی نے دفاعِ صحابہ کے موضوع پر ایک قابلِ قدر کتاب ''سبائی فتنہ'' سپردِ قلم کی۔ جو بنیادی طور پر مشاجراتِ صحابہ کے موضوع پر کفّ لسان اور احتیاطِ مقال کے تقاضوں کے حوالے سے ایک شان دار کتاب ہے، اس کے ساتھ ساتھ بہت سے مروّجہ اسالیبِ بیان کی بے احتیاطیوں کی طرف بھی نشاندہی کرتی ہے۔ مگر مروّجات وشائعات سے دلبستگی رکھنے والے کچھ بزرگوں کو شاید یہ کتاب ان کی ذاتی توہین پر مبنی نظر آئی، چنانچہ غیروں کے ساتھ ساتھ بعض اپنوں نے بھی اس کتاب کو موضوعِ بحث بنایا اور اس پر تنقیدیں تحریر کیں۔

ان تنقیدی تحریرات کی اساسی غلط فہمیوں اور الزام مالا یلزم قسم کے دعووں اور مغالطوں کی تحقیق وتردید اور تصحیح و توضیح کے لیے مولانا ابو ریحان عبدالغفور سیالکوٹی مرحوم نے مختلف اوقات میں متعدد مضامین ومقالات شائع کیے، جنھیں اس کتاب میں جناب ابو سعد رضوان اللہ سیالکوٹی نے مرتّب و مدوّن حالت میں یکجا کر دیا ہے۔ اس میں مزید اضافہ حضرت مولانا مرحوم کی وہ تحریرات ہیں جو ''سبائی فتنہ'' (حصہ دوم) کے عنوان سے وہ تبییض کر کے مرتّب کر چکے تھے کہ داعیٔ اجل کا بلاوا آ گیا اور یہ تحریرات کتاب کی صورت میں شائع نہ ہو سکیں۔

پس اس وقت یہ کتاب بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ (ذیلی حصص سے صرفِ نظر کرتے ہوئے) ایک حصہ سبائی فتنہ حصہ اول پر کیے جانے والے اغلوطہ زا اعتراضات وتنقیدات کے محکم علمی جواب پر مشتمل ہے تو دوسرا حصہ سبائی فتنہ حصہ دوم کے عنوان سے بہت سے اصیل اور تحقیقی علمی وتاریخی افادات کا مجموعہ ہے۔ ان افادات میں ''حدیث عمار''، حدیث: ''أولی الطائفتین بالحق'' اور اس طرح کی دیگر محتمل المعانی احادیث کی تحقیق وتوجیہ کرتے ہوئے اس علمی تعبیر کو اختیار کیا گیا ہے جس سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے تمام افراد سے محبت وعقیدت میں اضافہ ہوتا ہے اور رفض وسبائیت یا خروج وناصبیت جیسی فکری بیماریوں کا علاج بھی نصیب ہوتا ہے۔

کتاب کے شروع میں ایک مفصل مقدمہ بھی شامل کیا گیا ہے جس سے کتاب کی اشاعت کا تاریخی وواقعاتی پس منظر بھی قاری کے سامنے آتا ہے اور کتاب میں بعض مقامات پر مجمل اشاروں کی صورت میں آنے والے ان واقعات کا سراغ بھی ملتا ہے جو اس کتاب میں شامل مضامین کی تالیف کا سبب بنے۔

۷۰۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب اور اس کے مباحث مومنینِ اہل سنت ومحبانِ اہلِ بیت واصحاب رسول سلام اللہ ورضوانہ علیہم کے لیے توشۂ خاص ہیں اور ایمان واعتقاد میں اعتدال کی نعمت سے بہرہ یاب ہونے کا نسخۂ کیمیا۔ اللہ تعالی مصنّف مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور فاضل مرتّب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

© rasailojaraid.com